فتاویٰ رضویہ
مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ
۱۵
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان (۲۰۰۰ء)

فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

پاکستان (۵۴۰۰۰)

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

العطایا النبویۃ فی

الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد پانزدہم

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ـــــــــــــــ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ـــــــــــــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۔ پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون نمبر: ۷۶۵۷۳۱۴

تکذیب نصی از نصوص نگرد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است[1]

کی تکذیب کا سبب نہیں ہو سکتا جبکہ نزول کے بعد قرآن کا سلب ہو جانا ممکن ہے (ت)

یہاں صاف بے پردہ اقرار کر دیا کہ اللہ عزّ وجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انھیں بُھلا کر اپنی بات جھوٹی کرے تو تکذیب کہاں سے آئے گی کہ اب کسی کو وُہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ پر اطلاع پائے۔

شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۱:

من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذٰلک المصلحة بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع[2]

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نبوّت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر اُن باتوں میں کہ وُہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اُس میں کسی مصلحت کا ادعاء کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔ (ت)

حضرات انبیاء علیہم افضل الصّلوٰۃ والثناء کا کذب جائز جاننے والا بالاتفاق کافر ہُوا اللہ عزّ وجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا!

کفریہ سوم: صراطِ مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۷۵ اپنے پیر کی نسبت لکھا:

روزے حضرت جل وعلا دستِ راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام وچیز ہائے دیگر خواہم داد[3]

ایک روز اللہ تعالیٰ نے اس حضرت کا دایاں ہاتھ اپنے دستِ قدرت میں پکڑا اور امورِ قدسیہ کی ایک بلند و بالا عجیب چیز حضرت کو پیش کر کے فرمایا تجھے یہ دیا اور اس کے علاوہ اور چیزیں بھی دیں گے۔ (ت)

ص ۱۳: مکالمہ ومسامرہ بدست می آید[4] (ہم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ ت)

---

[1] رسالہ یک روزہ (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/۲۶۹

[3] صراط مستقیم خاتمہ دربیان پارہ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۴

[4] " ہدایت اربعہ دربیان ثمرات حب " " " ص ۱۲

ص ۱۵۴ : گاہے کلام حقیقی ہم می شود[1] (کبھی حقیقی گفتگو بھی حاصل ہوتی ہے۔ ت)

یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز صاحب مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص ۴۲۳ :

ہمکلامی باخدائے عزوجل مختص است بملائکہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشاں را ہرگز میسر نمیشود، پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آن است کہ ما ہمہ را پیغمبراں یا فرشتہا سازد[2]

اللہ تعالٰی سے ہم کلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کے لئے خاص ہے، علیہم الصلوٰۃ والسلام، ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ہرگز یہ میسر نہیں ہوتی، پس اللہ تعالٰی سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (ت)

شرح عقائد جلالی طبع مصر ص ۱۰۶، اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالٰی سے ہمکلامی کا مدعی کافر ہے فرمایا :

المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلٰی مراتبھا وفیہ مخالفۃ لما ھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین[3]

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے مراتب میں اعلٰی مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

اسی طرح شفا شریف میں مدعی مکالمہ کو بالاجماع کافر بتایا ص ۳۶۰، اسی میں ہے ص ۳۶۲ :

وکذلک من ادعٰی منھم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ وانہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارھا ویعانق الحور العین فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ وسلم[4]

اسی طرح جو جھوٹا متصوف دعوی کرے کہ اللہ تعالٰی اُسے وحی کرتا ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا جنت میں جاتا اُس کے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

---

[1] صراط مستقیم باب سوم تکملہ دربیان سلوک ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۴۳

[2] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) آیۃ ۲/۱۱۸ کے تحت مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۲۷

[3] الدوانی علی العقائد العضدیۃ بحث توبہ سے قبل " " " ص ۱۰۶

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/۲۷۱-۲۷۰

است و نادانی کہ ارباب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند[1]

از قبیل اختراعِ بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہو چکے ہیں (ت)

یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ ان کے بعض خیالی اولیاء کو احکامِ شریعت بے وساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وحی باطن سے پہنچتے ہیں وہ احکامِ شریعت میں ایک وجہ سے خود محقق اور پیرویِ انبیاء سے مستغنی ہوتے ہیں وہ مثل انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول اور احکامِ شریعت میں بھی کلیہ کی تصریح کردی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھاتے کہ یہ لوگ مجتہدینِ امت سے ہیں اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچنا ہی اخراجِ مجتہد کو بس تھا مگر زیادتِ فرق وکمال صراحت کے لئے احکام کلیہ کا اونچا طرہ چمکتا پھندنا لٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ اُن سے احکام جزئیہ استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں، مسلمانو! خدا کے واسطے اور نبی کسے کہتے ہیں یہ صراحۃً غیر نبی کو نبی بنایا کہ صریح کفر ہے' اور نبی بھی کیسا' صاحبِ شریعت۔

تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۴۴۳:

معرفتِ احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست[2]

شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں۔ (ت)

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۱۴۰:

انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنتِ اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حمل نماید دروغیست پر بیہزہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نشدہ[3]

جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنتِ اسد کو وحی آئی کہ تُو خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچّے کی پیدائش کر، یہ سب جھوٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنتِ اسد کی نبوت کا قائل نہیں ہے (ت)

الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵:

الامام عندھم ھو المعصوم المفترض

رافضیوں کے نزدیک امام وُہ ہے کہ معصوم اور اُس کی

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حبِ ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۶
[2] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقۂ امامیہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۴۹
[3] تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۷۹

طاعته الموحی الیه وحیا باطنیا وھذا ھو معنی النبی فمذھبھم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحھم اللہ تعالٰی [1]

اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا برا کرے۔

دیکھو یہ وہی امامت، وہی عصمت، وہی وحیِ باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں۔ شفاء شریف کا قول گزرا کہ صرف وحی کا دعوٰی کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔

کفریہ ششم: صراطِ مستقیم ص ۹۵:

صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد وایں تعظیم واجلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشد [2]

اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتمآب ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم و اجلال نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (ت)

یہ صراحۃً حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور اُن کی شان میں ادنٰی گستاخی کفر، جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے، للہ انصاف! بدرجہا بدتر کہنا درکنار اگر تمہارا بیٹا یا نوکر یا غلام تمہاری کسی شئے کو گدھے یا کتے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ تمہاری فلاں بات گدھے کی سی ہے فلاں چیز کتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی نہ دی؟ کیا تمہارے ساتھ شدید گستاخی نہ کی؟ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ دیکھو تو جانو کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کو کھلی دشنام دے کر اُن کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون [3] (اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر

---

[1] الدر الثمین شاہ ولی اللہ

[2] صراطِ مستقیم باب دوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶

[3] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷